آیت نمبر(69 تا 89)

ترجمہ

وَاتْلُ	عَلَيْهِمْ	نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ۝٦٩	اِذْ قَالَ	لِاَبِيْهِ	وَقَوْمِهٖ
اور آپ پڑھ کر سنایئے	ان لوگوں کو	ابراہیمؑ کی خبر	جب انہوں نے کہا	اپنے والد سے	اور اپنی قوم سے

مَا	تَعْبُدُوْنَ ۝٧٠	قَالُوْا	نَعْبُدُ	اَصْنَامًا	فَنَظَلُّ	لَهَا
کس کی	تم لوگ عبادت کرتے ہو	ان لوگوں نے کہا	ہم عبادت کرتے ہیں	کچھ مورتیوں کی	پھر ہم ہوجاتے ہیں	ان کے لیے

عٰكِفِيْنَ ۝٧١	قَالَ	هَلْ	يَسْمَعُوْنَكُمْ	اِذْ تَدْعُوْنَ ۝٧٢
اعتکاف کرنے والے	(ابراہیمؑ ے) کہا	کیا	وہ (مورتیاں) سنتی ہیں تم کو	جب تم لوگ پکارتے ہو

اَوْ	يَنْفَعُوْنَكُمْ	اَوْ يَضُرُّوْنَ ۝٧٣	قَالُوْا	بَلْ وَجَدْنَا	اٰبَآءَنَا
یا	وہ فائدہ دیتی ہیں تم کو	یا وہ نقصان پہنچاتی ہیں	ان لوگوں نے کہا	بلکہ ہم نے پایا	اپنے آباؤاجداد کو

كَذٰلِكَ	يَفْعَلُوْنَ ۝٧٤	قَالَ	اَفَرَءَيْتُمْ	مَّا	كُنْتُمْ	تَعْبُدُوْنَ ۝٧٥
(کہ) اس طرح	وہ لوگ کرتے تھے	(ابراہیمؑ نے) کہا	تو کیا تم لوگوں نے غور کیا	ان پر جن کی	تم لوگ	عبادت کرتے ہو

اَنْتُمْ	وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ۝٧٦	فَاِنَّهُمْ	عَدُوٌّ	لِّيْٓ	اِلَّا
تم	اور تمہارے اگلے باپ دادا	تو بیشک وہ سب	دشمن ہیں	میرے	سوائے

رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٧٧	الَّذِيْ	خَلَقَنِيْ	فَهُوَ	يَهْدِيْنِ ۝٧٨
تمام جہانوں کے رب کے	وہ جس نے	پیدا کیا مجھ کو	تو وہ ہی	ہدایت دیتا ہے مجھ کو

وَالَّذِيْ	هُوَ	يُطْعِمُنِيْ	وَيَسْقِيْنِ ۝٧٩	وَاِذَا	مَرِضْتُ
اور وہ جو (کہ)	وہ ہی	کھلاتا ہے مجھ کو	اور پلاتا ہے مجھ کو	اور جب کبھی	میں بیمار ہوتا ہوں

فَهُوَ	يَشْفِيْنِ ۝٨٠	وَالَّذِيْ	يُمِيْتُنِيْ	ثُمَّ	يُحْيِيْنِ ۝٨١
تو وہ ہی	شفا دیتا ہے مجھ کو	اور وہ جو	موت دے گا مجھ کو	پھر	وہ زندگی دے گا مجھ کو

وَالَّذِيْٓ	اَطْمَعُ	اَنْ	يَّغْفِرَ	لِيْ	خَطِيْٓـَٔتِيْ	يَوْمَ الدِّيْنِ ۝٨٢
اور وہ جس سے	میں آرزو کرتا ہوں	کہ	وہ بخش دے	میرے لیے	میری خطا کو	بدلے کے دن

رَبِّ	هَبْ	لِيْ	حُكْمًا	وَّاَلْحِقْنِيْ	بِالصّٰلِحِيْنَ ۝٨٣	وَاجْعَلْ
اے میرے رب	تو عطا کر	مجھ کو	فیصلہ کرنے کی طاقت	اور تو ملادے مجھ کو	نیک لوگوں کے ساتھ	اور تو بنادے

لِّيْ	لِسَانَ صِدْقٍ	فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝٨٤	وَاجْعَلْنِيْ
میرے لیے	سچائی کی زبان	آخری لوگوں میں	اور تو بنادے مجھ کو

مِنۡ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيۡمِ ﴿۸۵﴾	وَاغۡفِرۡ	لِاَبِيۡۤ	اِنَّهٗ	كَانَ 412
سدا بہار باغ کے وارثوں میں سے	اور تو بخش دے	میرے والد کو	بیشک وہ	تھا

مِنَ الضَّآلِّيۡنَ ﴿۸۶﴾	وَلَا تُخۡزِنِيۡ	يَوۡمَ	يُبۡعَثُوۡنَ ﴿۸۷﴾	يَوۡمَ
بھٹک جانے والوں میں سے	اور تو رسوا نہ کرنا مجھ کو	جس دن	لوگ اٹھائے جائیں گے	جس دن

لَا يَنۡفَعُ	مَالٌ	وَّلَا بَنُوۡنَ ﴿۸۸﴾	اِلَّا مَنۡ	اَتَى	اللّٰهَ	بِقَلۡبٍ سَلِيۡمٍ ﴿۸۹﴾
نفع نہیں دے گا	کوئی مال	اور نہ ہی بیٹے	سوائے اس کے جو	پہنچا	اللہ کے پاس	قلب سلیم کے ساتھ

نوٹ: 1 آیت۔84 میں لسان سے مراد ذکر ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ اے خدایا مجھے اپنے پسندیدہ طریقے اور عمدہ نشانیاں عطا فرما جس کی دوسرے لوگ قیامت تک پیروی کریں اور مجھے ذکر خیر سے یاد کریں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی دعا قبول فرمائی۔ آیت۔89 میں قلبِ سلیم سے مراد ایسا دل ہے جس میں شرک وفکر نہ ہو۔ (معارف القرآن)۔

آیت نمبر (90 تا 104)

ک ب ک ب

(رباعی) کَبۡکَبَۃَ الٹا پچھاڑنا۔ گڑھے میں پھینکنا۔ زیر مطالعہ آیت۔94۔

ترجمہ

وَاُزۡلِفَتِ	الۡجَنَّةُ	لِلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۹۰﴾	وَبُرِّزَتِ	الۡجَحِيۡمُ
اور قریب کی جائے گی	جنت	پرہیزگاروں کے لئے	اور سامنے لائی جائے گی	دوزخ

لِلۡغٰوِيۡنَ ﴿۹۱﴾	وَقِيۡلَ	لَهُمۡ	اَيۡنَمَا	كُنۡتُمۡ تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۹۲﴾
گمراہ ہونے والوں کیلئے	اور کہا جائے گا	ان سے	کہاں ہیں وہ جن کی	تم لوگ عبادت کرتے تھے

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ	هَلۡ	يَنۡصُرُوۡنَكُمۡ	اَوۡ يَنۡتَصِرُوۡنَ ﴿۹۳﴾	فَكُبۡكِبُوۡا
اللہ کے علاوہ	کیا	وہ سب مدد کریں گے تمہاری	یا وہ بدلہ لیں گے	پھر پھینکے جائیں گے

فِيۡهَا	هُمۡ	وَالۡغَاوٗنَ ﴿۹۴﴾	وَجُنُوۡدُ اِبۡلِيۡسَ	اَجۡمَعُوۡنَ ﴿۹۵﴾	قَالُوۡا
اس میں	وہ سب	اور گمراہ ہونے والے	اور ابلیس کے لشکر	سب کے سب	وہ کہیں گے

وَ	هُمۡ	فِيۡهَا	يَخۡتَصِمُوۡنَ ﴿۹۶﴾	تَاللّٰهِ	اِنۡ كُنَّا	لَفِيۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۹۷﴾
اس حال میں کہ	وہ سب	اس میں	جھگڑتے ہوں گے	اللہ کی قسم	یقیناً ہم تھے	بیشک ایک کھلی گمراہی میں

اِذۡ	نُسَوِّيۡكُمۡ	بِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۹۸﴾	وَمَاۤ اَضَلَّنَاۤ	اِلَّا الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۹۹﴾
جب	ہم برابر کرتے تھے تم کو	رب العالمین کے	اور گمراہ نہیں کیا ہم کو	مگر مجرموں نے

فَمَا لَنَا	مِنۡ شَافِعِيۡنَ ﴿۱۰۰﴾	وَلَا صَدِيۡقٍ حَمِيۡمٍ ﴿۱۰۱﴾	فَلَوۡ اَنَّ	لَنَا
تو نہیں ہیں ہمارے لیے	کوئی بھی شفاعت کرنے والے	اور نہ کوئی گرمجوش دوست	تو کاش کہ	ہمارے لیے ہوتی

کَرَّةً	فَنَكُوْنَ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٠٢	اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً ؕ	وَمَا كَانَ 1412
ایک اور باری	نتیجۃً ہم ہوتے	ایمان لانے والوں میں سے	بیشک اس میں	یقیناً ایک نشانی ہے	اور نہیں تھے
اَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ۝١٠٣	وَاِنَّ رَبَّكَ	لَهُوَ	الْعَزِيْزُ	الرَّحِيْمُ ۝١٠٤ ع
ان کے اکثر	ایمان لانے والے	اور بیشک آپ کا رب	یقیناً وہی	بالا دست ہے	ہمیشہ رحم کرنے والا ہے

نوٹ:1 آیت۔98۔کی تفسیر میں ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ یعنی ہم تمہارے احکام کی اس طرح اطاعت کرتے رہے جس طرح خداوند عالم کے احکام کی اطاعت کرنی چاہیے تھی۔(منقول از تدبر قرآن)۔ضروری ہے کہ آیت کے اس مفہوم کو ذہن میں رکھ کر ہر شخص اپنے گریبان میں مُنہ ڈالے اور دیکھے کہ موجودہ دور کے تہذیبی تصادم میں وہ کہاں کھڑا ہے اور اس ضمن میں اس کا رویہ قیامت کے دن اس کو کہاں لے جا کے کھڑا کرے گا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو ترقی پسندی کے شرک سے اپنی امان میں رکھے اور ہمیں قلبِ سلیم عطا فرمائے۔

نوٹ:2 حضرت ابراہیمؑ کے قصے میں نشانی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ابراہیمؑ کی قوم دنیا سے مٹ گئی اور ایسی مٹ کہ اس کا نام ونشان تک باقی نہ رہا (حالانکہ اس وقت وہ قوم دنیا کی واحد سپر پاور تھی)۔اس میں سے اگر کسی کو بقا نصیب ہوا تو صرف ابراہیمؑ اور ان کے مبارک فرزندوں (اسماعیلؑ اور اسحاقؑ) کی اولاد ہی کو نصیب ہوا۔قرآن میں اگرچہ اس عذاب کا ذکر نہیں کیا گیا جو حضرت ابراہیمؑ کے نکل جانے کے بعد ان کی قوم پر آیا لیکن سورۃ التوبۃ کی آیت۔70۔میں اس کا شمار معذب قوموں ہی میں کیا گیا ہے۔(تفہیم القرآن)۔

آیت نمبر (105 تا 122)

ش ح ن

(ف) شَحْنًا : کسی چیز کو کسی چیز سے بھرنا۔پُر کرنا۔کسی پر کچھ لادنا۔

مَشْحُوْنٌ : اسم المفعول ہے۔بھرا ہوا۔پُر کیا ہوا لادا ہوا۔زیر مطالعہ آیت۔119۔

ترجمہ

كَذَّبَتْ	قَوْمُ نُوْحِ	الْمُرْسَلِيْنَ ۝١٠٥ ۚ	اِذْ قَالَ	لَهُمْ	اَخُوْهُمْ
جھٹلایا	نوحؑ کی قوم نے	بھیجے ہوؤں (یعنی رسولوں) کو	جب کہا	ان سے	ان کے بھائی

نُوْحٌ	اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝١٠٦ ۚ	اِنِّيْ	لَكُمْ	رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝١٠٧ لا
نوحؑ	کیا تم لوگ تقویٰ اختیار نہیں کرو گے	بیشک میں	تمہارے لیے	ایک امانتدار رسول ہوں

فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَاَطِيْعُوْنِ ۝١٠٨ ۚ	وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ	عَلَيْهِ	مِنْ اَجْرٍ ۚ
پس تم لوگ تقویٰ اختیار کرو	اللہ کا	اور اطاعت کرو میری	اور میں نہیں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی بھی اجرت

اِنْ	اَجْرِيَ	اِلَّا	عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٠٩ ۚ	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ س
نہیں ہے	میری اجرت	مگر	تمام جہانوں کے رب پر	پس تقویٰ اختیار کرو	اللہ کا

وَاَطِيْعُوْنِ ۝١١٠ ؕ	قَالُوْٓا	اَنُؤْمِنُ لَكَ	وَ	اتَّبَعَكَ
اور اطاعت کرو میری	ان لوگوں نے کہا	کیا ہم مان لیں تیری بات	اس حال میں کہ	تیری پیروی کرتے ہیں

الْاَرْذَلُوْنَ ۝١١١ ؕ	قَالَ	وَمَا عِلْمِيْ	بِمَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١١٢ ۚ
حقیر لوگ	(نوحؑ نے) کہا	اور میں کیا جانوں	اس کو جو	یہ لوگ عمل (یعنی پیشہ) کرتے رہتے ہیں

اِنۡ	حِسَابُهُمۡ	اِلَّا	عَلٰى رَبِّىۡ	لَوۡ	12 تَشۡعُرُوۡنَ ۱۱۳ ج
نہیں ہے	ان کا حساب	مگر	میرے رب پر	کاش	تم لوگ شعور رکھتے ہوتے

وَمَاۤ اَنَا	بِطَارِدِ	الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۱۱۴	اِنۡ اَنَا	اِلَّا	نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۱۱۵ ط
اور میں نہیں ہوں	دھتکارنے والا	ایمان لانے والوں کو	نہیں ہوں میں	مگر	ایک واضح خبردار کرنے والا

قَالُوۡا	لَئِنۡ	لَّمۡ تَنۡتَهِ	يٰنُوۡحُ	لَتَكُوۡنَنَّ	مِنَ الۡمَرۡجُوۡمِيۡنَ ۱۱۶ ط
ان لوگوں نے کہا	یقیناً اگر	تو باز نہ آیا	اے نوحؑ	تو لازماً تو ہوجائے گا	سنگسار کیے ہوؤں میں سے

قَالَ	رَبِّ	اِنَّ	قَوۡمِىۡ	كَذَّبُوۡنِ ۱۱۷ ج	فَافۡتَحۡ	بَيۡنِىۡ
(نوحؑ نے) کہا	اے میرے رب	بیشک	میری قوم نے	جھٹلایا مجھ کو	پس تو فیصلہ کردے	میرے درمیان

وَبَيۡنَهُمۡ	فَتۡحًا	وَّنَجِّنِىۡ	وَمَنۡ	مَّعِىَ	مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۱۱۸
اور ان کے درمیان	جیسے فیصلہ کرنے کا حق ہے	اور تو نجات دے مجھ کو	اور ان کو جو	میرے ساتھ ہیں	ایمان لانے والوں میں سے

فَاَنۡجَيۡنٰهُ	وَمَنۡ	مَّعَهٗ	فِى الۡفُلۡكِ الۡمَشۡحُوۡنِ ۱۱۹ ج
تو ہم نے نجات دی انؑ کو	اور ان کو بھی جو	انؑ کے ساتھ تھے	بھری ہوئی کشتی میں

ثُمَّ	اَغۡرَقۡنَا	بَعۡدُ	الۡبٰقِيۡنَ ۱۲۰ ط	اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ
پھر	ہم نے غرق کیا	بعد میں	باقی لوگوں کو	بیشک اس میں

لَاٰيَةً ط	وَمَا كَانَ	اَكۡثَرُهُمۡ	مُّؤۡمِنِيۡنَ ۱۲۱	وَاِنَّ رَبَّكَ
یقیناً ایک نشانی ہے	اور نہیں تھے	ان کے اکثر	ایمان لانے والے	اور بیشک آپ کا رب

لَهُوَ	الۡعَزِيۡزُ	الرَّحِيۡمُ ۱۲۲ ع
یقیناً وہی	بالادست ہے	ہمیشہ رحم کرنے والا ہے

نوٹ:1 آیت۔111۔حضرت نوحؑ پر ایمان نہ لانے کی وجہ ان کی قوم نے یہ بیان کی کہ آپ کے ماننے والے سارے رذیل لوگ ہیں ہم عزت دار شریف ان میں کیسے مل جائیں۔حضرت نوحؑ نے جواب میں فرمایا کہ مجھے ان کے اعمال کا حال معلوم نہیں۔اس میں اشارہ فرمادیا کہ تم لوگ مال ودولت اور عزت وجاہ کو شرافت کی بنیاد سمجھتے ہو یہ غلط ہے۔شرافت ورذالت کا مدار دراصل اعمال واخلاق پر ہے۔تم نے جن پر حکم لگادیا کہ یہ سب رذیل ہیں یہ تمہاری جہالت ہے۔ہم کسی شخص کے اعمال واخلاق کی حقیقت سے واقف نہیں ہیں۔اس لیے ہم کوئی فیصلہ نہیں کرسکتے کہ حقیقتاً کون رذیل ہے اور کون شریف ہے۔(معارف القرآن)۔

آیت نمبر (123 تا 140)

ر ی ع

(ض)

رَيۡعًا نشوونما پانا۔زیادہ ہونا۔

رِيۡعٌ بلند جگہ۔ٹیلہ۔زیر مطالعہ آیت۔128۔

ترجمہ

كَذَّبَتْ	عَادُ	الْمُرْسَلِيْنَ ۱۲۳	اِذْ قَالَ	لَهُمْ	اَخُوْهُمْ	هُوْدٌ
جھٹلایا	عاد نے	بھیجے ہوؤں کو	جب کہا	ان سے	ان کے بھائی	ھودؑ نے

اَلَا تَتَّقُوْنَ ۱۲۴	اِنِّیْ	لَكُمْ	رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۱۲۵	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ
کیا تم لوگ تقویٰ اختیار نہیں کرو گے	بیشک میں	تمہارے لیے	ایک امانتدار رسول ہوں	پس تقویٰ اختیار کرو	اللہ کا

وَاَطِيْعُوْنِ ۱۲۶	وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ	عَلَيْهِ	مِنْ اَجْرٍ	اِنْ اَجْرِيَ	اِلَّا
اور اطاعت کرو میری	اور میں نہیں مانگتا تم لوگوں سے	اس پر	کوئی بھی اجرت	نہیں ہے میری اجرت	مگر

عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۱۲۷	اَتَبْنُوْنَ	بِكُلِّ رِيْعٍ	اٰيَةً	تَعْبَثُوْنَ ۱۲۸
تمام جہانوں کے رب پر	کیا تم لوگ تعمیر کرتے ہو	ہر ٹیلے پر	کوئی نشان	(پھر) مذاق کرتے ہو (راہگیروں سے)

وَتَتَّخِذُوْنَ	مَصَانِعَ	لَعَلَّكُمْ	تَخْلُدُوْنَ ۱۲۹	وَاِذَا	بَطَشْتُمْ
اور تم لوگ بناتے ہو	محلات	شاید کہ تم لوگ	ہمیشہ رہو گے	اور جب کبھی	تم لوگ گرفت کرتے ہو

بَطَشْتُمْ	جَبَّارِيْنَ ۱۳۰	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَاَطِيْعُوْنِ ۱۳۱	وَاتَّقُوا
تو گرفت کرتے ہو	انتہائی جبر کرنے والے ہوتے ہوئے	پس تقویٰ اختیار کرو	اللہ کا	اور اطاعت کرو میری	اور تقویٰ اختیار کرو

الَّذِيْٓ	اَمَدَّكُمْ	بِمَا	تَعْلَمُوْنَ ۱۳۲	اَمَدَّكُمْ	بِاَنْعَامٍ	وَّبَنِيْنَ ۱۳۳
اس کا جس نے	مدد پہنچائی تم کو	اس چیز سے جس کو	تم لوگ جانتے ہو	اس نے مدد پہنچائی تم کو	چوپایوں سے	اور بیٹوں سے

وَجَنّٰتٍ	وَّعُيُوْنٍ ۱۳۴	اِنِّيْٓ	اَخَافُ	عَلَيْكُمْ	عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۱۳۵
اور باغوں سے	اور چشموں سے	بیشک میں	ڈرتا ہوں	تم لوگوں پر	ایک عظیم دن کے عذاب سے

قَالُوْا	سَوَآءٌ	عَلَيْنَآ	اَ	وَعَظْتَ	اَمْ	لَمْ تَكُنْ	مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ۱۳۶
ان لوگوں نے کہا	برابر ہے	ہم پر	خواہ	آپؐ واعظ کریں	یا	آپؐ نہ ہوں	وعظ کرنے والوں میں سے

اِنْ هٰذَآ	اِلَّا	خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ۱۳۷	وَمَا نَحْنُ	بِمُعَذَّبِيْنَ ۱۳۸
نہیں ہے یہ	مگر	پہلے لوگوں کے طریقے	اور ہم نہیں ہیں	عذاب دیے جانے والے

فَكَذَّبُوْهُ	فَاَهْلَكْنٰهُمْ	اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً	وَمَا كَانَ	اَكْثَرُهُمْ
پھر انہوں نے جھٹلایا اس کو	تو ہم نے ہلاک کیا ان کو	بیشک اس میں یقیناً ایک نشانی ہے	اور نہیں تھے	ان کے اکثر

مُّؤْمِنِيْنَ ۱۳۹	وَاِنَّ رَبَّكَ	لَهُوَ	الْعَزِيْزُ	الرَّحِيْمُ ۱۴۰
ایمان لانے والے	اور بیشک آپؐ کا رب	یقیناً وہی	بالا دست ہے	ہمیشہ رحم کرنے والا ہے

نوٹ:1 آیت۔128۔ کی تفسیر میں ایک رائے یہ ہے کہ یہ لوگ سرراہ بلند جگہوں پر بارہ دری یا اسی قسم کی دیگر تعمیرات کرتے تھے۔ پھر وہاں بیٹھ کر راہ چلنے والوں سے تمسخر کرتے اور انہیں پریشان کرتے تھے۔ (تفسیر نعیمی)۔ دوسری رائے یہ ہے کہ یہ لوگ بلند جگہوں پر ایسی یادگاریں تعمیر کرتے تھے جن میں کسی کو افادیت نہیں ہوتی تھی جن کا مقصد دولت کی نمائش کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوتا تھا۔ (تفہیم القرآن)

آیت نمبر (141 تا 159)

ف ر ہ

(س) فَرِهَ — خوش ہونا۔ اکڑنا۔ اترانا۔

فَارِهٌ — خوش ہونے والا۔ اترانے والا۔ زیر مطالعہ آیت۔149۔

ترجمہ

كَذَّبَتْ	ثَمُوْدُ	الْمُرْسَلِيْنَ ۝١٤١	اِذْ قَالَ	لَهُمْ	اَخُوْهُمْ	صٰلِحٌ
جھٹلایا	ثمود نے	بھیجے ہوؤں کو	جب کہا	ان سے	ان کے بھائی	صالح نے

اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝١٤٢	اِنِّيْ	لَكُمْ	رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝١٤٣
کیا تم لوگ تقویٰ اختیار نہیں کرو گے	بیشک میں	تمہارے لیے	ایک امانتدار رسول ہوں

فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَاَطِيْعُوْنِ ۝١٤٤	وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ	عَلَيْهِ
پس تم لوگ تقویٰ اختیار کرو	اللہ کا	اور اطاعت کرو میری	اور میں نہیں مانگتا تم لوگوں سے	اس پر

مِنْ اَجْرٍ	اِنْ اَجْرِيَ	اِلَّا	عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٤٥	اَتُتْرَكُوْنَ
کوئی بھی اجرت	نہیں ہے میری اجرت	مگر	تمام جہانوں کے رب پر	کیا تم لوگ چھوڑ دیے جاؤ گے

فِيْ مَا	هٰهُنَآ	اٰمِنِيْنَ ۝١٤٦	فِيْ جَنّٰتٍ	وَّعُيُوْنٍ ۝١٤٧	وَّزُرُوْعٍ
اس میں جو	یہاں ہے	امن والے ہوتے ہوئے	باغوں میں	اور چشموں میں	اور کھیتیوں میں

وَّنَخْلٍ	طَلْعُهَا	هَضِيْمٌ ۝١٤٨	وَتَنْحِتُوْنَ	مِنَ الْجِبَالِ	بُيُوْتًا
اور کھجوروں میں	جس کی کونپل	نرم و ملائم ہوتی ہے	اور تم لوگ تراشتے ہو	پہاڑوں سے	کچھ گھر

فٰرِهِيْنَ ۝١٤٩	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَاَطِيْعُوْنِ ۝١٥٠	وَلَا تُطِيْعُوْٓا
اترانے والے ہوتے ہوئے	پس تقویٰ اختیار کرو	اللہ کا	اور اطاعت کرو میری	اور اطاعت مت کرو

اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝١٥١	الَّذِيْنَ	يُفْسِدُوْنَ	فِي الْاَرْضِ
حد سے گزرنے والوں کے حکم کی	وہ لوگ جو	نظم بگاڑتے ہیں	زمین میں

وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝١٥٢	قَالُوْٓا	اِنَّمَآ	اَنْتَ	مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۝١٥٣
اور وہ لوگ اصلاح نہیں کرتے	ان لوگوں نے کہا	کچھ نہیں سوائے اس کے کہ	تو	جادو کئے ہوئے لوگوں میں سے ہے

مَآ اَنْتَ	اِلَّا	بَشَرٌ	مِّثْلُنَا	فَاْتِ	بِاٰيَةٍ	اِنْ كُنْتَ
تو نہیں ہے	مگر	ایک بشر	ہمارے جیسا	پس تو لا	کوئی نشانی	اگر تو ہے

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝١٥٤	قَالَ	هٰذِهٖ	نَاقَةٌ	لَّهَا	شِرْبٌ
سچ کہنے والوں میں سے	(صالحؑ نے) کہا	یہ	ایک اونٹنی ہے	اس کے لیے	پینے کی ایک باری

وَّ لَکُمۡ	شِرۡبُ یَوۡمٍ مَّعۡلُوۡمٍ ﴿۱۵۵﴾	وَ لَا تَمَسُّوۡهَا	بِسُوۡٓءٍ	فَیَاۡخُذَکُمۡ 1412
اور تمہارے لیے ہے	ایک معلوم دن کی پینے کی باری	اور تم لوگ مت چھونا اس کو	کسی برائی سے	ورنہ پکڑے گا تم کو

عَذَابُ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ﴿۱۵۶﴾	فَعَقَرُوۡهَا	فَاَصۡبَحُوۡا	نٰدِمِیۡنَ ﴿۱۵۷﴾
ایک عظیم دن کا عذاب	پھر انہوں نے ٹانگیں کاٹیں اس کی	نتیجۃً وہ ہو گئے	پچھتانے والے

فَاَخَذَهُمُ	الۡعَذَابُ	اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ	لَاٰیَۃً	وَ مَا کَانَ
تو پکڑا ان کو	عذاب نے	بیشک اس میں	یقیناً ایک نشانی ہے	اور نہیں تھے

اَکۡثَرُهُمۡ	مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۵۸﴾	وَ اِنَّ رَبَّکَ	لَهُوَ	الۡعَزِیۡزُ	الرَّحِیۡمُ ﴿۱۵۹﴾
ان کے اکثر	ایمان لانے والے	اور بیشک آپؐ کا رب	یقیناً وہی	بالادست ہے	ہمیشہ رحم کرنے والا ہے

نوٹ: 1 آیت۔157 میں عَقَرُوۡا اور اَصۡبَحُوۡا جمع کے صیغے ہیں۔ اگرچہ یہ کام ایک ہی شخص نے کیا تھا لیکن جمع کے صیغے استعمال کر کے قرآن نے اسے پوری قوم کی طرف منسوب کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی شرارت پر دوسرے لوگ راضی ہوں اور اس کے خلاف کوئی آواز نہ اٹھائیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس جرم کے ارتکاب میں سب شریک ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے نتیجے میں جو عذاب آیا وہ سب پر آیا۔ (تدبر قرآن)

آیت نمبر (160 تا 175)

ق ل و

(ن) قَلَوًا کسی سے بغض رکھنا۔ بیزار ہونا۔ ﴿مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَ مَا قَلٰی ﴿۳﴾﴾ (93/الضحیٰ:3) ”نہیں چھوڑا آپؐ کو آپؐ کے رب نے اور نہ وہ بیزار ہوا۔“

ترجمہ

کَذَّبَتۡ	قَوۡمُ لُوۡطِ	الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۶۰﴾	اِذۡ قَالَ	لَهُمۡ	اَخُوۡهُمۡ	لُوۡطٌ
جھٹلایا	لوطؑ کی قوم نے	بھیجے ہوؤں کو	جب کہا	ان سے	ان کے بھائی	لوطؑ نے

اَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۶۱﴾	اِنِّیۡ	لَکُمۡ	رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ ﴿۱۶۲﴾	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ
کیا تم لوگ تقویٰ اختیار نہیں کرو گے	بیشک میں	تمہارے لیے	ایک امانتدار رسول ہوں	پس تقویٰ اختیار کرو	اللہ کا

وَ اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۱۶۳﴾	وَ مَاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ	عَلَیۡهِ	مِنۡ اَجۡرٍ	اِنۡ اَجۡرِیَ	اِلَّا
اور اطاعت کرو میری	اور میں نہیں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی بھی اجرت	نہیں ہے میری اجرت	مگر

عَلٰی رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۶۴﴾	اَتَاۡتُوۡنَ	الذُّکۡرَانَ	مِنَ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۶۵﴾
تمام جہانوں کے رب پر	کیا تم لوگ آتے ہو	مردوں کے پاس	تمام جہانوں میں سے

وَ تَذَرُوۡنَ	مَا	خَلَقَ	لَکُمۡ	رَبُّکُمۡ	مِّنۡ اَزۡوَاجِکُمۡ	بَلۡ اَنۡتُمۡ
اور چھوڑتے ہو	اس کو جو	پیدا کیا	تمہارے لیے	تمہارے رب نے	تمہاری بیویوں میں سے	کیا تم لوگ

قَوۡمٌ عٰدُوۡنَ ﴿۱۶۶﴾	قَالُوۡا	لَئِنۡ	لَّمۡ تَنۡتَهِ	يٰلُوۡطُ	لَتَكُوۡنَنَّ 1412
حد سے بڑھنے والی قوم ہو	ان لوگوں نے کہا	بیشک اگر	تو باز نہ آیا	اے لوطؑ	تو لازماً تو ہو جائے گا

مِّنَ الۡمُخۡرَجِيۡنَ ﴿۱۶۷﴾	قَالَ	اِنِّىۡ	لِعَمَلِكُمۡ	مِّنَ الۡقَالِيۡنَ ﴿۱۶۸﴾ط
نکالے جانے والوں میں سے	(نوحؑ نے) کہا	بیشک میں	تمہارے عمل کے لیے	بغض رکھنے والوں میں سے ہوں

رَبِّ	نَجِّنِىۡ	وَاَهۡلِىۡ	مِمَّا	يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۶۹﴾	فَنَجَّيۡنٰهُ
اے میرے رب	تو نجات دے مجھ کو	اور میرے گھر والوں کو	اس سے جو	یہ لوگ کرتے ہیں	تو ہم نے نجات دی انؑ کو

وَاَهۡلَهٗۤ	اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۱۷۰﴾لا	اِلَّا عَجُوۡزًا	فِى الۡغٰبِرِيۡنَ ﴿۱۷۱﴾ج	ثُمَّ
اور انؑ کے گھر والوں کو	سب کو	سوائے ایک بڑھیا کے	پیچھے رہ جانے والوں میں	پھر

دَمَّرۡنَا	الۡاٰخَرِيۡنَ ﴿۱۷۲﴾ج	وَاَمۡطَرۡنَا	عَلَيۡهِمۡ	مَّطَرًا ج	فَسَآءَ
ہم نے ہلاک کیا	دوسروں کو	اور ہم نے برسائی	ان پر	ایک برسنے والی چیز	تو بُرا تھا

مَطَرُ الۡمُنۡذَرِيۡنَ ﴿۱۷۳﴾	اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً ط	وَمَا كَانَ	اَكۡثَرُهُمۡ
خبردار کئے ہوؤں کا برساؤ	بیشک اس میں	یقیناً ایک نشانی ہے	اور نہیں تھے	ان کے اکثر

مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۷۴﴾	وَاِنَّ رَبَّكَ	لَهُوَ	الۡعَزِيۡزُ	الرَّحِيۡمُ ﴿۱۷۵﴾ع
ایمان لانے والے	اور بیشک آپ کا رب	یقیناً وہی	بالا دست ہے	ہمیشہ رحم کرنے والا ہے

نوٹ: 1

بحیرہ مردار کے جنوب میں جو علاقہ آج انتہائی ویران اور سنسان حالت میں پڑا ہے اس میں بکثرت پرانی بستیوں کے کھنڈروں کی موجودگی پتہ دیتی ہے کہ یہ کسی زمانے میں نہایت آباد علاقہ رہا تھا۔ آج وہاں سینکڑوں برباد شدہ بستیوں کے آثار ملتے ہیں۔ آثار قدیمہ کے ماہرین کا اندازہ ہے کہ اس علاقے کی آبادی کی خوشحالی کا دور 2300 قبل مسیح سے 1900 قبل مسیح تک رہا ہے۔ اور حضرت ابراہیمؑ کے متعلق مؤرخین کا اندازہ یہ ہے کہ وہ دو ہزار برس قبل مسیح کے زمانے میں گزرے ہیں۔ اس لحاظ سے آثار کی شہادت اس بات کی تائید کرتی ہے کہ یہ علاقہ حضرت ابراہیمؑ اور ان کے بھتیجے حضرت لوطؑ کے عہد ہی میں برباد ہوا ہے۔ (تفہیم القرآن)

آیت نمبر (176 تا 191)

كَذَّبَ	اَصۡحٰبُ لۡــَٔيۡكَةِ	الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۱۷۶﴾ج	اِذۡ قَالَ	لَهُمۡ	شُعَيۡبٌ
جھٹلایا	گھنے درخت والوں نے	بھیجے ہوؤں کو	جب کہا	ان سے	شعیبؑ نے

اَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۷۷﴾ج	اِنِّىۡ لَـكُمۡ	رَسُوۡلٌ اَمِيۡنٌ ﴿۱۷۸﴾لا	فَاتَّقُوا
کیا تم لوگ تقویٰ اختیار نہیں کرو گے	بیشک میں تمہارے لیے	ایک امانتدار رسول ہوں	تو تقویٰ اختیار کرو

اللّٰهَ	وَاَطِيۡعُوۡنِ ﴿۱۷۹﴾ج	وَمَاۤ اَسۡـئَلُكُمۡ	عَلَيۡهِ	مِنۡ اَجۡرٍ ج
اللہ کا	اور اطاعت کرو میری	اور میں نہیں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی بھی اجرت

اِنْ اَجْرِيَ	اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۰﴾	اَوْفُوا	الْكَيْلَ	وَلَا تَكُوْنُوْا 1412
نہیں ہے میری اجرت	مگر تمام جہانوں کے رب پر	تم لوگ پورا بھرو	پیمانے کو	اور تم لوگ مت ہو

مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿۱۸۱﴾	وَ	زِنُوْا	بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿۱۸۲﴾	وَلَا تَبْخَسُوا
خسارہ دینے والوں میں سے	اور	تم لوگ وزن کرو	سیدھی ترازو سے	اور حق سے کم مت دو

النَّاسَ	اَشْيَآءَهُمْ	وَلَا تَعْثَوْا	فِي الْاَرْضِ	مُفْسِدِيْنَ ﴿۱۸۳﴾
لوگوں کو	ان کی چیزیں	اور انتشار مت پھیلاؤ	زمین میں	نظم بگاڑنے والے ہوتے ہوئے

وَاتَّقُوا	الَّذِيْ	خَلَقَكُمْ	وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۸۴﴾	قَالُوْٓا	اِنَّمَآ
اور تم لوگ تقوٰی اختیار کرو	اس کا جس نے	پیدا کیا تم لوگوں کو	اور پہلی خلقت کو	ان لوگوں نے کہا	کچھ نہیں سوائے اس کے کہ

اَنْتَ	مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۸۵﴾	وَمَآ اَنْتَ	اِلَّا بَشَرٌ	مِّثْلُنَا	وَاِنْ
تو	جادو کئے ہوؤں میں سے ہے	اور تو نہیں ہے	مگر ایک بشر	ہمارے جیسا	اور بیشک

نَّظُنُّكَ	لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۱۸۶﴾	فَاَسْقِطْ	عَلَيْنَا	كِسَفًا	مِّنَ السَّمَآءِ
ہم گمان کرتے ہیں تجھ کو	یقیناً جھوٹ کہنے والوں میں سے	پس تو گرا	ہم پر	کوئی ٹکڑا	آسمان سے

اِنْ كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۷﴾	قَالَ	رَبِّيْٓ	اَعْلَمُ	بِمَا
اگر تو ہے	سچ کہنے والوں میں سے	(شعیبؑ نے) کہا	میرا رب	سب سے زیادہ جاننے والا ہے	اس کو جو

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۸﴾	فَكَذَّبُوْهُ	فَاَخَذَهُمْ	عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ	اِنَّهٗ
تم لوگ کرتے ہو	پھر ان لوگوں نے جھٹلایا انؑ کو	تو پکڑا ان لوگوں کو	سائبان کے دن کے عذاب نے	حقیقت یہ ہے کہ

كَانَ	عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۸۹﴾	اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً	وَمَا كَانَ
وہ تھا	ایک عظیم دن کا عذاب	بیشک اس میں	یقیناً ایک نشانی ہے	اور نہیں تھے

اَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۰﴾	وَاِنَّ رَبَّكَ	لَهُوَ	الْعَزِيْزُ	الرَّحِيْمُ ﴿۱۹۱﴾
ان کے اکثر	ایمان لانے والے	اور بیشک آپ کا رب	یقیناً وہی	بالادست ہے	ہمیشہ رحم کرنے والا ہے

نوٹ: 1 وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ کی ایک صورت اشیاء میں ملاوٹ بھی ہے کہ کوئی شخص گندم میں جو، گھی میں چربی اور دودھ میں پانی ملا کر فروخت کرے۔ اس طرح وہ بظاہر خریدار کو وزن یا پیمانہ کے اعتبار سے تو چیز پوری کر دیتا ہے لیکن اس کے اندر اصل شے کم ہوتی ہے۔

(تدبر قرآن)

آیت نمبر (196 تا 212)

وَاِنَّهٗ	لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۹۲﴾	نَزَلَ بِهِ	الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿۱۹۳﴾
اور بیشک یہ (قرآن)	یقیناً تمام جہانوں کے رب کا اتارنا ہے	اتارا اس کو	روح الامین نے

عَلٰی قَلْبِكَ	لِتَكُوْنَ	مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿١٩٤﴾	بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿١٩٥﴾	وَاِنَّهٗ 1412
آپ کے دل پر	تاکہ آپ ہو جائیں	خبردار کرنے والوں میں سے	واضح عربی زبان میں	اور بیشک یہ

لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٩٦﴾	اَوَ	لَمْ يَكُنْ	لَّهُمْ	اٰيَةً	اَنْ	يَّعْلَمَهٗ
یقیناً پہلوں کے صحیفوں میں ہے	اور کیا	ہوئی ہی نہیں	ان کے لئے	کوئی نشانی	(اس میں) کہ	علم رکھتے ہیں اس کا

عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٩٧﴾	وَلَوْ	نَزَّلْنٰهُ	عَلٰی بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿١٩٨﴾
بنی اسرائیل کے عالم لوگ	اور اگر	ہم اتارتے اس کو	غیر عربی لوگوں کے کسی پر

فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ	مَّا كَانُوْا	بِهٖ	مُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٩﴾	كَذٰلِكَ	سَلَكْنٰهُ
پھر وہ اسے پڑھ کر سناتا ان لوگوں کو	تو وہ نہ ہوتے	اس پر	ایمان لانے والے	اس طرح	ہم نے ڈالا اس (انکار) کو

فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٠٠﴾	لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ	حَتّٰى	يَرَوُا
جرم کرنے والوں کے دلوں میں	وہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے	اس پر	یہاں تک کہ	وہ دیکھیں

الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٢٠١﴾	فَيَاْتِيَهُمْ	بَغْتَةً	وَّهُمْ	لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾	فَيَقُوْلُوْا
دردناک عذاب کو	نتیجتاً وہ پہنچے گا ان کے پاس	اچانک	اس حال میں کہ وہ	شعور نہ رکھتے ہوں گے	نتیجتاً وہ کہیں گے

هَلْ نَحْنُ	مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾	اَفَبِعَذَابِنَا	يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٢٠٤﴾	اَفَرَءَيْتَ
کیا ہم	مہلت دیئے ہوئے ہوں گے	تو کیا ہمارے عذاب کی	یہ لوگ جلدی مچاتے ہیں	تو کیا آپ نے غور کیا

اِنْ	مَّتَّعْنٰهُمْ	سِنِيْنَ ﴿٢٠٥﴾	ثُمَّ جَآءَهُمْ	مَّا	كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾
اگر	ہم فائدہ اٹھانے دیں ان کو	سالوں (تک)	پھر آئے ان کے پاس	وہ جو	ان سے وعدہ کیا گیا تھا

مَآ اَغْنٰى	عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿٢٠٧﴾	وَمَآ اَهْلَكْنَا	مِنْ قَرْيَةٍ
تو کام نہیں آئے گا	ان کے	وہ جو	یہ لوگ فائدہ اٹھانے دیئے گئے تھے	اور ہم نے نہیں ہلاک کیا	کسی بھی بستی کو

اِلَّا	لَهَا	مُنْذِرُوْنَ ﴿٢٠٨﴾	ذِكْرٰى قف	وَمَا كُنَّا	ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٠٩﴾
مگر (یہ کہ)	ان کے لئے	خبردار کرنے والے تھے	نصیحت کے لئے	اور ہم نہیں ہیں	ظلم کرنے والے

وَمَا تَنَزَّلَتْ	بِهِ	الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١٠﴾	وَمَا يَنْۢبَغِيْ	لَهُمْ
اور نہیں اترتے	اس (قرآن) کے ساتھ	شیاطین	اور یہ لائق نہیں ہوتا ہے	ان کے لئے

وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١١﴾	اِنَّهُمْ	عَنِ السَّمْعِ	لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٢﴾
اور نہ وہ استطاعت رکھتے ہیں (اس کی)	بیشک وہ جب	سننے سے	الگ کئے ہوئے ہیں

نوٹ:1 وَ اِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ۔ یہ قرآن کے حق میں سابق صحیفوں کی شہادت کا حوالہ ہے کہ اس کی پیشین گوئی انبیاء سابقین کے صحیفوں میں موجود ہے۔ آیت کا یہ مفہوم نہایت واضح ہے۔ لیکن معلوم نہیں کس طرح بعض فقہاء کی طرف یہ بات منسوب کی گئی

ہے کہ انہوں نے اس آیت سے یہ استنباط کیا ہے کہ قرآن کسی عجمی زبان میں بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ یہ بات کسی طرح ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ کسی دوسری زبان میں اگر قرآن کو منتقل کیا جائے تو وہ قرآن نہیں ہوگا بلکہ اس کا ترجمہ ہوگا اور ترجمہ اور اصل میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ پورے قرآن کو تو درکنار قرآن کی کسی ایک سورہ بلکہ ایک آیت کے ترجمہ کو قرآن کی سورہ یا اس کی آیت کا قائم مقام قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ہمارے نزدیک اس آیت سے یہ استنباط بالکل بے جوڑ اور بجائے خود بالکل غلط بلکہ دین کے لئے ایک شدید فتنہ ہے۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ جن فقہا کی طرف یہ بات منسوب کی گئی ہے، کسی غلط فہمی کی بنا پر منسوب کی گئی ہے۔ (تدبر قرآن)

نوٹ:2 یہ آیت منجملہ ان دلائل کے ہے جو اس رائے کے حق میں پیش کیے جاتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نماز میں قرآن کا ترجمہ پڑھ لے تو نماز ہو جاتی ہے۔ بنائے استدلال علامہ ابوبکر جصّاص کے الفاظ میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہاں ارشاد فرما رہا ہے کہ یہ قرآن پچھلی کتابوں میں بھی تھا اور ظاہر ہے کہ ان کتابوں میں وہ عربی الفاظ کے ساتھ نہ تھا۔ لہٰذا کسی دوسری زبان میں اس کے مضامین کو نقل کر دینا اسے قرآن ہونے سے خارج نہیں کر دیتا۔ لیکن اس استدلال کی کمزوری بالکل ظاہر ہے، قرآن مجید ہو یا کوئی دوسری آسمانی کتاب ہر کتاب جس زبان میں بھی آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معنی اور لفظ دونوں کے ساتھ آئی ہے۔ اس لیے قرآن کی تعلیم جن پچھلی کتابوں میں تھی، انسانی لفظ میں نہیں، خدائی الفاظ ہی میں تھی اور ان میں سے کسی کے ترجمہ کو بھی کتاب اللہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اصل کا قائم مقام ٹھہرایا جا سکے۔ رہا قرآن تو اس کے متعلق بار بار صراحت کے ساتھ فرمایا گیا ہے کہ وہ لفظاً لفظاً عربی زبان میں نازل کیا گیا ہے۔ مثلاً یوسف۔2 الرعد۔37 الزمر۔28۔ اور خود اسی آیت زیر بحث سے پہلے فرمایا جا چکا ہے کہ روح الامین اسے عربی زبان میں لے کر اترے۔ اب اس کے متعلق یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ اس کا کوئی ترجمہ جو کسی انسان نے دوسری زبان میں کیا ہو وہ بھی قرآن ہی ہوگا اور اس کے الفاظ اللہ تعالیٰ کے الفاظ کے قائم مقام ہوں گے۔ (تفہیم القرآن)

آیت نمبر (213 تا 227)

ھ ی م

(ض) **ھَیْمًا** (1) پیاسا ہونا۔ (2) آوارہ پھرنا۔ زیر مطالعہ آیت۔225۔

ھَائِمٌ ج ھِیْمٌ۔ فَائِلٌ کے وزن پر صفت ہے۔ پیاسا ﴿فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْھِیْمِ ۝۵۵﴾ ''پھر پینے والے ہیں پیاسوں کا پینا۔'' (56/الواقعہ:55)

ترجمہ

فَلَا تَدْعُ	مَعَ اللّٰهِ	اِلٰهًا اٰخَرَ	فَتَكُوْنَ	مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ۝۲۱۳
پس آپؐ مت پکاریں	اللہ کے ساتھ	کسی دوسرے اِلٰہ کو	ورنہ آپؐ ہو جائیں گے	عذاب دیئے ہوؤں میں سے

وَاَنْذِرْ	عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۝۲۱۴	وَاخْفِضْ	جَنَاحَكَ	لِمَنِ
اور آپؐ خبردار کریں	اپنے قریبی رشتہ داروں کو	اور آپؐ نیچا رکھیں	اپنے پہلو کو	اس کے لیے جس نے

اتَّبَعَكَ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲۱۵	فَاِنْ	عَصَوْكَ	فَقُلْ	اِنِّيْ	بَرِيْٓءٌ
پیروی کی آپؐ کی	ایمان لانے والوں میں سے	پھر اگر	وہ لوگ نافرمانی کریں آپؐ کی	تو آپؐ کہہ دیجئے	کہ میں	بری ہوں

مِّمَّا	تَعْمَلُوْنَ ۝۲۱۶	وَتَوَكَّلْ	عَلَى الْعَزِيْزِ	الرَّحِيْمِ ۝۲۱۷	الَّذِيْ	يَرٰىكَ
اس سے جو	تم لوگ کرتے ہو	اور آپؐ بھروسہ کریں	بالادست پر	ہمیشہ رحم کرنے والے پر	وہ جو	دیکھتا ہے آپؐ کو

حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۲۱۸﴾	وَتَقَلُّبَكَ	فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿۲۱۹﴾	اِنَّهٗ	هُوَ السَّمِيْعُ 1412
جب آپؐ قیام کرتے ہیں	اور آپؐ کے پھرنے کو	سجدہ کرنے والوں میں	حقیقت یہ ہے کہ	وہ ہی سننے والا ہے

الْعَلِيْمُ ﴿۲۲۰﴾	هَلْ اُنَبِّئُكُمْ	عَلٰى مَنْ	تَنَزَّلُ	الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۲۱﴾
جاننے والا ہے	کیا میں خبر دوں تم لوگوں کو	اس کی جس پر	اترتے ہیں	شیاطین

تَنَزَّلُ	عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ	اَثِيْمٍ ﴿۲۲۲﴾	يُّلْقُوْنَ	السَّمْعَ	وَ
وہ اترتے ہیں	ہر ایک بہتان باز پر	گنہگار پر	وہ لا ڈالتے ہیں	سنی ہوئی (بات) کو	اس حال میں کہ

اَكْثَرُهُمْ	كٰذِبُوْنَ ﴿۲۲۳﴾	وَالشُّعَرَآءُ	يَتَّبِعُهُمُ	الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾
ان کے اکثر	جھوٹ کہنے والے ہوتے ہیں	اور شاعر لوگ!	پیروی کرتے ہیں ان کی	گمراہ لوگ

اَلَمْ تَرَ	اَنَّهُمْ	فِيْ كُلِّ وَادٍ	يَّهِيْمُوْنَ ﴿۲۲۵﴾	وَاَنَّهُمْ	يَقُوْلُوْنَ
کیا آپؐ نے غور نہیں کیا	کہ وہ لوگ	ہر ایک وادی میں	آوارہ پھرتے ہیں	اور یہ کہ وہ	کہتے ہیں

مَا	لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾	اِلَّا الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَعَمِلُوا
وہ جو	وہ کرتے نہیں	سوائے ان کے جو	ایمان لائے	اور انہوں نے عمل کئے

الصّٰلِحٰتِ	وَذَكَرُوا	اللّٰهَ	كَثِيْرًا	وَّانْتَصَرُوْا	مِنْۢ بَعْدِ مَا
نیکیوں کے	اور یاد کیا	اللہ کو	کثرت سے	اور انہوں نے بدلہ لیا	اس کے بعد کہ جو

ظُلِمُوْا	وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْٓا	اَيَّ مُنْقَلَبٍ	يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾
ان پر ظلم کیا گیا	اور وہ لوگ جان لیں گے جنہوں نے	ظلم کیا	کون سی پلٹنے کی جگہ	وہ لوگ پلٹیں گے

نوٹ:1

آیت۔213۔ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ معاذ اللہ نبی ﷺ سے شرک کا کوئی خطرہ تھا اور اس بنا پر آپؐ کو اس سے روکا گیا۔ دراصل اس سے مقصود کفار و مشرکین کو وارننگ دینا ہے۔ کلام کا مدعا یہ ہے کہ حق کے معاملہ میں کسی کے ساتھ رو رعایت کا کوئی کام نہیں۔ خدا کو سب سے بڑھ کر اپنی مخلوق میں کوئی عزیز و محبوب ہو سکتا ہے تو وہ اس کا رسول پاک ہے۔ لیکن بالفرض وہ بھی بندگی کی راہ سے ہٹ جائے اور خدائے واحد کے سوا کسی اور کو معبود کی حیثیت سے پکار بیٹھے تو وہ بھی پکڑ سے نہیں بچ سکتا۔ اس معاملہ میں جب خود محمد ﷺ کے ساتھ بھی کوئی رعایت نہیں تو اور کون ہے جو خدا کی خدائی میں کسی اور کو شریک ٹھہرانے کے بعد یہ امید کر سکتا ہو کہ خود بچ نکلے گا یا کسی کے بچانے سے بچ جائے گا۔

(تفہیم القرآن)

نوٹ:2

آیت۔215۔216 سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت قریش اور آس پاس کے اہل عرب میں کچھ ایسے بھی تھے جو رسول اللہ ﷺ کی صداقت کے قائل ہو گئے تھے مگر انہوں نے عملاً آپؐ کی پیروی اختیار نہ کی تھی۔ بلکہ وہ بدستور اپنی گمراہ سوسائٹی میں اسی طرح کی زندگی بسر کر رہے تھے جیسی دوسرے کفار کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے ماننے والوں کو ان سے الگ قرار دیا جنہوں نے ایمان لانے کے بعد آپ کا اتباع بھی اختیار کیا، تواضع برتنے کا حکم صرف اسی دوسرے گروہ کے لیے تھا۔ باقی رہے وہ لوگ جو حضورؐ کی

فرمانبرداری سے منہ موڑے ہوئے تھے، جن میں آپ ؐ کی صداقت کو ماننے والے بھی شامل تھے اور آپ ؐ کا انکار کرنے والے بھی۔ ان کے متعلق حضور ؐ کو ہدایت کی گئی کہ ان سے بے تعلقی کا اظہار کر دو۔ (تفہیم القرآن)۔

مورخہ ۱۹/ رجب ۱۴۲۸ھ

بمطابق ۴/ اگست ۲۰۰۷ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۃ النمل (27)

آیت نمبر (1 تا 6)

ترجمہ

طٰسٓ ۚ	تِلۡكَ	اٰيٰتُ الۡقُرۡاٰنِ	وَكِتَابٍ مُّبِيۡنٍۙ ۝١	هُدًى	وَّبُشۡرٰى
-	یہ	قرآن کی آیتیں ہیں	اور ایک واضح کتاب کی	ہدایت ہوتے ہوئے	اور بشارت ہوتے ہوئے

لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَۙ ۝٢	الَّذِيۡنَ	يُقِيۡمُوۡنَ	الصَّلٰوةَ	وَيُؤۡتُوۡنَ	الزَّكٰوةَ	وَهُمۡ
ایمان لانے والوں کے لیے	وہ لوگ جو	قائم کرتے ہیں	نماز کو	اور پہنچاتے ہیں	زکوٰۃ کو	اور وہ

بِالۡاٰخِرَةِ	هُمۡ	يُوۡقِنُوۡنَ ۝٣	اِنَّ الَّذِيۡنَ	لَا يُؤۡمِنُوۡنَ	بِالۡاٰخِرَةِ	زَيَّنَّا
آخرت پر	وہ ہی	یقین رکھتے ہیں	بیشک جو لوگ	ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	ہم نے سجا دیا

لَهُمۡ	اَعۡمَالَهُمۡ	فَهُمۡ	يَعۡمَهُوۡنَ ۝٤ ؕ	اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ	لَهُمۡ	سُوۡٓءُ الۡعَذَابِ
ان کے لیے	ان کے اعمال کو	تو وہ	بھٹکتے پھرتے ہیں	یہ وہ لوگ ہیں	جن کے لیے	عذاب کی برائی ہے

وَهُمۡ	فِى الۡاٰخِرَةِ	هُمُ	الۡاَخۡسَرُوۡنَ ۝٥	وَاِنَّكَ
اور وہ	آخرت میں	وہ ہی	سب سے زیادہ خسارہ پانے والے ہیں	اور بیشک آپ کو

لَتُلَقَّى	الۡقُرۡاٰنَ	مِنۡ لَّدُنۡ حَكِيۡمٍ عَلِيۡمٍ ۝٦
یقیناً پہنچایا جاتا ہے	قرآن	ایک علیم حکیم (ذات) کے پاس سے

نوٹ:1

آیت 3۔ میں اقامت صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ کا ذکر اہل ایمان کی جامع صفت کی حیثیت سے ہوا ہے۔ ان دونوں چیزوں کی حیثیت دین میں تمام نیکیوں کے شیرازے کی ہے خواہ وہ حقوق اللہ سے تعلق رکھنے والی ہوں یا حقوق العباد سے۔ ان کا ذکر ہو گیا تو گویا سب کا ذکر ہو گیا۔

(تدبر قرآن)

نوٹ:2

آیت۔5۔ میں عذاب کی برائی کی صورت، وقت اور جگہ کا تعین نہیں کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ اس دنیا میں بھی مختلف افراد، گروہوں اور قوموں کو بے شمار مختلف طریقوں سے دیا جاتا ہے۔ اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت عین، موت کے دروازے پر بھی اس کا ایک حصہ ظالموں کو پہنچتا ہے۔ موت کے بعد عالم برزخ میں بھی اس سے آدمی دوچار ہوتا ہے۔ اور پھر روز حشر سے تو اس کا ایک سلسلہ شروع ہو جائے گا جو پھر کہیں جا کر ختم نہ ہوگا۔ (تفہیم القرآن)

آیت نمبر (7 تا 14)

ترجمہ

اِذْ قَالَ	مُوْسٰی	لِاَهْلِهٖٓ	اِنِّیْٓ	اٰنَسْتُ	نَارًا ۭ	سَاٰتِیْكُمْ	مِّنْهَا
جب کہا	موسیٰؑ نے	اپنے اہل خانہ سے	کہ میں نے	دیکھا	ایک آگ	میں لاؤں تمہارے پاس	اس سے

بِخَبَرٍ	اَوْ اٰتِیْكُمْ	بِشِهَابٍ قَبَسٍ	لَّعَلَّكُمْ	تَصْطَلُوْنَ ۝7	فَلَمَّا
کوئی خبر	یا میں لاؤں گا تمہارے پاس	کوئی سلگتا انگارہ	شاید تم لوگ	آگ تاپو	پھر جب

جَآءَهَا	نُوْدِیَ	اَنْۢ	بُوْرِكَ	مَنْ	فِی النَّارِ	وَمَنْ	حَوْلَهَا ۭ
وہؑ آئے اس کے پاس	تو ندا دی گئی	کہ	برکت دی گئی	اس کو جو	اس آگ میں ہے	اور اس کو جو	اس کے اردگرد ہے

وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ	رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝8	یٰمُوْسٰٓی	اِنَّهٗٓ	اَنَا	اللّٰهُ
اور پاکیزگی اللہ کی ہے	جو تمام جہانوں کا رب ہے	اے موسیٰؑ	حقیقت یہ ہے کہ	میں	اللہ ہوں

الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ۝9	وَاَلْقِ	عَصَاكَ ۭ	فَلَمَّا	رَاٰهَا
جو بالادست ہے	حکیم ہے	اور آپؑ ڈال دیں	اپنی لاٹھی	پھر جب	انہوںؑ نے دیکھا اس (لاٹھی) کو

تَهْتَزُّ	كَاَنَّهَا	جَآنٌّ	وَّلّٰی	مُدْبِرًا	وَّلَمْ یُعَقِّبْ ۭ
کہ وہ ہلتی ہے	جیسے کہ وہ	سانپ ہے	تو وہؑ چل دیے	پیٹھ پھیرنے والے ہوتے ہوئے	اور پیچھے ہوئے ہی نہیں

یٰمُوْسٰی	لَا تَخَفْ ۣ	اِنِّیْ	لَا یَخَافُ	لَدَیَّ	الْمُرْسَلُوْنَ ۝10
اے موسیٰؑ	آپؑ مت ڈریں	بیشک میں ہوں (کہ)	نہیں ڈرتے	میرے پاس	بھیجے ہوئے (رسول)

اِلَّا	مَنْ	ظَلَمَ	ثُمَّ	بَدَّلَ	حُسْنًۢا	بَعْدَ سُوْٓءٍ	فَاِنِّیْ	غَفُوْرٌ
مگر	جس نے	ظلم کیا	پھر	بدلہ میں کی	نیکی	برائی کے بعد	تو بیشک میں	بے انتہا بخشنے والا ہوں

رَّحِیْمٌ ۝11	وَاَدْخِلْ	یَدَكَ	فِیْ جَیْبِكَ	تَخْرُجْ	بَیْضَآءَ	مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ۣ
ہمیشہ رحم کرنے والا ہوں	اور آپؑ داخل کریں	اپنا ہاتھ	اپنے گریبان میں	تو وہ نکلے گا	سفید ہوتے ہوئے	کسی بھی برائی (بیماری) کے بغیر

فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ	اِلٰی فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ۭ	اِنَّهُمْ	كَانُوْا	قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ۝12
(یہ دونشانیاں) نو نشانیوں میں سے ہیں	فرعون اور اس کی قوم کی طرف	بیشک وہ سب	ہیں	ایک نافرمانی کرنے والی قوم

فَلَمَّا	جَآءَتْهُمْ	اٰیٰتُنَا	مُبْصِرَةً	قَالُوْا	هٰذَا	سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝13
پھر جب	آئیں ان کے پاس	ہماری نشانیاں	بینا کرنے والی ہوتے ہوئے	تو انہوں نے کہا	یہ	ایک کھلا جادو ہے

وَجَحَدُوْا	بِهَا	وَ	اسْتَیْقَنَتْهَآ	اَنْفُسُهُمْ	ظُلْمًا
اور انہوں نے جانتے بوجھتے انکار کیا	ان کا	حالانکہ	یقین حاصل کر چکے تھے ان (نشانیوں) کا	ان کے جی (یعنی دل)	ظلم کرتے ہوئے

وَّعُلُوًّا ۭ	فَانْظُرْ	كَیْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِیْنَ ۝14
اور سرکشی کرتے ہوئے	تو آپؑ دیکھیں	کیسا	تھا	نظم بگاڑنے والوں کا انجام

نوٹ:1 ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے کلام کا آگ سے کوئی تعلق نہ تھا۔ آگ (یا آگ نما جو بھی چیز تھی وہ) اللہ تعالیٰ کی عام مخلوقات کی طرح ایک مخلوق تھی۔ اسی لیے آیت۔8۔ کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں۔ ایک قول حضرت ابن عباسؓ، مجاہدؒ اور عکرمہؒ سے منقول ہے کہ مَنۡ فِی النَّارِ سے مراد حضرت موسیٰؑ ہوں۔ کیونکہ آگ کوئی حقیقی آگ تو تھی نہیں۔ جس بقعہ مبارکہ (یعنی زمین کا مبارک قطعہ) میں حضرت موسیٰؑ پہنچ گئے تھے وہ دور سے پورا آگ معلوم ہوتا تھا۔ اس لیے موسیٰؑ اس آگ کے اندر ہوئے اور مَنۡ حَوۡلَهَا سے مراد فرشتے ہیں جو آس پاس موجود تھے۔ (معارف القرآن)۔

نوٹ:2 آیت۔11۔ کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ پچھلی آیت میں انبیاءؑ پر خوف نہ ہونے کا ذکر تھا پھر بسبیل تذکرہ ان لوگوں کا بھی ذکر کر دیا جن پر خوف طاری ہونا چاہیے یعنی وہ لوگ جن سے کوئی خطا سرزد ہوئی پھر توبہ کر کے نیک عمل اختیار کر لیے۔ ایسے حضرات کی اگرچہ اللہ تعالیٰ خطا معاف کر دیتے نہیں مگر معافی کے بعد بھی گناہ کے بعض آثار باقی رہنے کا احتمال ہے اس سے یہ حضرات ہمیشہ خائف رہتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ اللہ کے رسول ڈراہیں کرتے بجز ان کے جن سے کوئی خطا سرزد ہوگئی ہو پھر توبہ بھی کر لی ہو۔ اس میں اشارہ اس طرف پایا گیا کہ حضرت موسیٰؑ سے بلا ارادہ ایک قبطی کا قتل ہو گیا تھا۔ وہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا مگر اس کا یہ اثر رہ گیا کہ موسیٰؑ پر خوف طاری ہو گیا۔ اگر یہ لغزش نہ ہوتی تو یہ وقتی خوف بھی نہ ہوتا۔ (معارف القرآن)

آیت نمبر (15 تا 19)

و ز ع

(ف)	وَزۡعًا	(1) روکنا۔ منع کرنا۔ (2) قطار بنانا۔ صف بندی کرنا (گڈمڈ ہونے سے روکنے کے لیے)۔ زیر مطالعہ آیت۔17
(افعال)	اِیۡزَاعًا	کسی کو کسی چیز کا گرویدہ بنا۔ (یعنی دوسری چیزوں پر توجہ کرنے سے روک دینا)۔ شیفتہ کرنا۔
	اَوۡزِعۡ	فعل امر ہے۔ تو گرویدہ کر۔ تو شیفتہ بنا۔ زیر مطالعہ آیت۔19۔

ح ط م

(ض)	حَطۡمًا	توڑنا۔ روندنا۔ زیر مطالعہ آیت۔18۔
	حُطَمٌ	ظالم اور بے درد چرواہا۔ روندنے والا۔ ﴿كَلَّا لَيُنۡۢبَذَنَّ فِي الۡحُطَمَةِ﴾ (104/ھمزۃ:4) ''ہرگز نہیں! وہ لازماً پھینکا جائے گا روندنے والی میں۔''
	حُطَامٌ	روندی ہوئی چیز۔ ﴿لَوۡ نَشَآءُ لَجَعَلۡنٰهُ حُطٰمًا﴾ (56/ الواقعۃ:65) ''اگر ہم چاہیں تو ہم یقیناً بنا دیں اس کو روندا ہوا۔''

ب س م

(ض)	بَسۡمًا	مسکرانا۔
(تفعل)	تَبَسُّمًا	بتکلف مکسرانا۔ زیر مطالعہ آیت۔19۔

ترجمہ

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا	دَاوٗدَ	وَسُلَيْمٰنَ	عِلْمًا ۚ	وَقَالَا	الْحَمْدُ
اور بیشک ہم دے چکے ہیں	داؤدؑ کو	اور سلیمانؑ کو	ایک علم	اور ان دونوں نے کہا	تمام حمد

لِلّٰهِ الَّذِيْ	فَضَّلَنَا	عَلٰى كَثِيْرٍ	مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝15
اس اللہ کے لیے ہے جس نے	فضیلت دی ہم کو	بہتوں پر	اپنے مومن بندوں میں سے

وَوَرِثَ	سُلَيْمٰنُ	دَاوٗدَ	وَقَالَ	يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ	عُلِّمْنَا	مَنْطِقَ الطَّيْرِ
اور وارث ہوئے	سلیمانؑ	داؤدؑ کے	اور انہوںؑ نے کہا	اے لوگو	علم دیا گیا ہم کو	پرندوں کی بولی کا

وَاُوْتِيْنَا	مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۭ	اِنَّ هٰذَا	لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ۝16	وَحُشِرَ	لِسُلَيْمٰنَ
اور دیا گیا ہم کو	ہر چیز میں سے	بیشک یہ	یقیناً یہی واضح فضل ہے	اور اکٹھا کیے گئے	سلیمانؑ کے لیے

جُنُوْدُهٗ	مِنَ الْجِنِّ	وَالْاِنْسِ	وَالطَّيْرِ	فَهُمْ	يُوْزَعُوْنَ ۝17	حَتّٰٓى اِذَآ
ان کے لشکر	جنوں میں سے	اور انسانوں میں سے	اور پرندوں میں سے	پھر ان کی	صف بندی کی جاتی	یہاں تک کہ جب

اَتَوْا	عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ	قَالَتْ	نَمْلَةٌ	يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ	ادْخُلُوْا
وہ سب پہنچے	چونٹیوں کی وادی پر	تو کہا	ایک چیونٹی نے	اے چونٹیو	تم لوگ داخل ہوجاؤ

مَسٰكِنَكُمْ ۚ	لَا يَحْطِمَنَّكُمْ	سُلَيْمٰنُ	وَجُنُوْدُهٗ ۙ	وَ	هُمْ	لَا يَشْعُرُوْنَ ۝18
اپنے گھروں میں	ہرگز نہ روندنے پائے تم لوگوں کو	سلیمانؑ	اور ان کے لشکر	اس حال میں کہ	انہیں	شعور نہ ہو

فَتَبَسَّمَ	ضَاحِكًا	مِّنْ قَوْلِهَا	وَقَالَ	رَبِّ	اَوْزِعْنِيْٓ	اَنْ اَشْكُرَ
تو وہؑ مسکرائے	ہنستے ہوئے	اس کی بات سے	اور کہا	اے میرے رب	تو میرے دل میں ڈال دے	کہ میں شکر ادا کروں

نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ	اَنْعَمْتَ	عَلَيَّ	وَعَلٰي وَالِدَيَّ	وَاَنْ	اَعْمَلَ	صَالِحًا
تیری اس نعمت کا جو	تو نے انعام کی	مجھ پر	اور میرے والدین پر	اور یہ کہ	میں عمل کروں	ایسے نیک

تَرْضٰىهُ	وَاَدْخِلْنِيْ	بِرَحْمَتِكَ	فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ۝19
تو راضی ہو جس سے	اور تو داخل کردے مجھ کو	اپنی رحمت سے	اپنے نیک بندوں میں

نوٹ:1 مذکورہ آیات میں ایک اہم سبق یہ ہے کہ اپنے زمانے کی سب سے زیادہ طاقتور حکومت کے فرمان روا ایجادات وصنعت گری میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ ہونے کے باوجود حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کے اندر ایک لمحہ کے لیے بھی یہ گھمنڈ نہیں پیدا ہوا کہ یہ سب کچھ ان کے اپنے ذاتی کارنامے ہیں بلکہ وہ برابر اپنے رب کے شکر گزار رہے کہ یہ عزت وفضیلت ان کو اللہ نے عطا فرمائی ہے۔ (تدبر قرآن)

نوٹ:2 حضرت سلیمانؑ حضرت داؤدؑ کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ ان کا اصل عبرانی نام سولومون ہے جو سلیم کا ہم معنی ہے۔ وہ ۹۶۵ ق م میں حضرت داؤدؑ کے جانشین ہوئے اور ۹۲۶ ق م تک تقریباً چالیس سال فرمانروا رہے۔ ان کے حدودِ سلطنت کے متعلق ہمارے مفسرین نے بہت مبالغہ سے کام لیا ہے۔ وہ انہیں دنیا کے بہت بڑے حصے کا حکمراں بتاتے ہیں حالانکہ ان کی مملکت صرف موجودہ فلسطین وشرقِ اردن پر مشتمل تھی اور شام کا ایک حصہ بھی اس میں شامل تھا۔ (تفہیم القرآن)

1413

1412